سوال

بیس برس قبل میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اورعدت ختم ہونے سے قبل اس سے رجوع کرلیا؛اوراس کے دوبرس بعد میں نے اسے دوسری طلاق دے دی اوراسے کہا: تجھے طلا،تجھے طلاق،تجھے طلاق "اس سے میرا مقصد تین طلاق تھا، لیکن عدت ختم ہونے سے قبل میں نے بیوی سے رجوع کرلیا، اور کوئی کاروائی نہ کی نہ توشادی کے ارکان اورنہ کچھ اور، صرف اتنا کیا کہ میں اپنے سسرال گیا اور بیوی کو اپنے گھر واپس لے آیا کیونکہ میرا اعتقاد تھا کہ یہ طلاق بھی رجعی ہے، اورتیسری بار آخری مہینوں میں نے اسے تیسری طلاق دے دی میں بہت ہی زیادہ نادم ہوں ،اپنے ہاں میں نے ایک عالم دین سے اسم سئلہ کے متعلق دریافت کیا تو اس کا جواب درج ذیل تھا : پہلی طلاق کے بعد رجوع تو صحیح تھا، لیکن دوسری طلاق کے بعد اورعدت سے قبل بیوی سے رجوع صحیح نہ تھا کیونکہ یہ طلاق بائن تھی جس سے بیوی کو بینونت صغری حاصل ہوگئی تھی، اورآپ کے ذمہ واجب تھا کہ اسے واپس لانے سے قبل شادی کے ارکان اوراعمال کرنے چاہیں تھے اوراس لیے کہ میں نے یہ اعمال نہیں کیے تو یہ نکاح غیر شرعی ہے، اورتیسری طلاق کا کوئی معنی ہی نہیں کیونکہ یہ غیر شرعی نکاح میں ہوئی ہے اس عالم دین نے میرے لیے شادی کے ارکان پورے کرنے کے بعد رجوع کرنا جائز قرار دیا، اس لیے کہ یہ معاملہ بہت بڑا تھا اور میں حیران بھی ہوں اوراطمنان قلب چاہتا ہوں اس لیے میں نے آپ کے سامنے یہ مسئلہ رکھا ہے، کیونکہ مجھے آپ پر بھروسہ ہے اورآپ کو ثقہ سمجھتا ہوں برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں فتوی سے نوازیں، آپ کی عین نوازش ہوگی

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول :

کسی بھی شخص کے لیے حلال وجائز نہیں ہے کہ وہ دین اسلام میں بغیر علم کے فتوی جاری کرتا پھرے، اور جس شخص نے بھی ایسا کیا وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

آپ فرما دیجئے کہ البتہ میرے رب نے ان تمام فحش باتوں کو حرام کیا ہے جو اعلانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں، اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمہ ایسی بات لگا دو جس کو تم جانتے نہیں الاعراف (33).

آپ کو اس شخص نے جو فتوی دیا ہے کہ دوسری طلاق کے بعد آپ کو رجوع کرنا صحیح نہ تھا اور تیسری طلاق نہیں ہوئی بلکہ آپ کو بیوی واپس لانے کے لیے نکاح کے ارکان پورا کرنا ہونگے، اس کا یہ فتوی غلط ہے اور صحیح نہیں، اور یہ بغیر علم کے اللہ پر قول شمار ہوتا ہے

اس لیے جس نے بھی آپ کو یہ فتوی دیا ہے اگر آپ نے اس کو صحیح نقل کیا ہے اس شخص کو چاہیے کہ وہ توبہ واستغفار کرے، اور اس پر واجب ہے کہ آئندہ وہ فتوی نہ دے، اور خاص کر جب معاملہ عزت اور خون کے بارہ میں ہو

دوم :

طلاق رجعی یہ ہوتی ہے کہ جس میں خاوند کو بیوی سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہو، اور رجوع کرنے میں نہ تو مہر ہوتا ہے اور نہ ہی نکاح اور نہ ہی بیوی کی رضامندی شامل ہوتی ہے

جس طلاق میں خاوند کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے وہ پہلی اور دوسری طلاق ہے اور عدت ختم ہونے سے قبل رجوع کیا جا سکتا ہے، اگر پہلی یا دوسری طلاق سے عدت ختم ہو

جائے تو عورت کو بینونت صغری حاصل ہوجاتی ہے ، بیوی اپنے خاوند کے پاس اسی وقت آسکتی ہے جب نیا نکاح اور نیا مہر گواہوں اور ولی کی موجودگی میں عورت کی رضامندی سے نکاح کیا جائے ، اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا

اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ فرمان ہے :

یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں، پھر یا تو اچھائی کے ساتھ روکنا ہے یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ، اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لیے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے ، اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں، یہ اللہ کی حدود ہیں، خبردار ان سے آگے نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کرجائیں وہ ظالم ہیں البقرۃ (229) .

چنانچہ اگر خاوند تیسری طلاق دے دے تو وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوگی، الا یہ کہ وہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت کرے اور پھر دخول کرنے کے بعد وہ شخص اپنی مرضی سے اسے طلاق دے دے یا فوت ہوجائے یہ بینونت کبری ہے اور اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ فرمان ہے :

پھر اگر وہ اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے تو اب اس کے لیے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے ، پھر اگر وہ بھی اسے طلاق دے دے تو ان دونوں کو میل جول کرلینے میں کوئی گناہ نہیں ، بشرطیکہ وہ جان لیں کہ اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لیے بیان فرمارہا ہے البقرۃ (230) .

سوم :

اگر ہم اس قائل کے بارہ میں حسن ظن رکھتے ہوئے یہ کہیں کہ اس کی رائے میں تین طلاق دینے سے تینوں طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں تو پھر اس کے لیے اسے بینونت صغری کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ، کیونکہ تین طلاق کے قائلین کے ہاں تینوں طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں اور اس طرح بیوی کو بینونت کبری حاصل ہوجاتی ہے ، تو پھر اس کے لیے یہ کہنا کس طرح جائز ہوا کہ اسے بینونت صغری حاصل ہوئی اور وہ اس کے پاس نئے نکاح اور نئے مہر کے ساتھ واپس آسکتی ہے !!!

صحیح یہی ہے کہ ایک ہی مجلس میں تین طلاق دینے سے ایک طلاق ہی واقع ہوتی ہے ، اس کی تفصیل ہم سوال نمبر (96194) کے جواب میں بیان کرچکے ہیں ، آپ اس کا مطالعہ کریں

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور مبارک میں اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے دو برس میں تین طلاق کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1472) .

چہارم :

آپ نے جو پہلی اور دوسری طلاق کے بعد بیوی سے رجوع کیا وہ صحیح ہے ، اور تیسری طلاق کی بنا پر آپ کے لیے آپ پر بیوی حرام ہوگئی جس سے بیوی کو بینونت کبری حاصل ہوئی اور وہ آپ کے لیے اجنبی ہے ، اس عورت کو اس کے پورے حقوق ادا کرنے واجب ہیں ، اور آپ کے لیے اس سے اس وقت تک شادی کرنا حلال نہیں جب تک وہ آپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت نہ کرلے ، اور وہ دوسرا شخص اپنی مرضی سے دخول کے بعد اسے طلاق دے یا پھر فوت ہوجائے تو آپ اس سے نکاح کرسکتے ہیں

لیکن نکاح حلالہ جو آج کل کچھ لوگ کررہے ہیں یہ حرام ہے ، اور یہ نکاح فاسد ہے ، اس سے عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی ، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ

کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت کی ہے

اس کی مزید تفصیل آپ سوال نمبر (109245) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

46561